اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہ بنتا نہ بن اپنا تو بن

# مسلمانانِ بھٹکل سے صاف صاف باتیں

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی الندوی

شائع کردہ
جامعہ اسلامیہ بھٹکل
فون:- 08385-26520 / 26473 / 26334
مطبوعہ:- شاد پریس بھٹکل

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! آج سے بتیس سال قبل حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم جامعہ اسلامیہ بھٹکل کی دعوت پر پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں بھٹکل تشریف لائے تھے۔

جامعہ کے سالانہ اجلاس میں ایک بڑے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی تھی جسکا ایک ایک حرف آنے والے حالات کی عکاسی کر رہا تھا۔ بعد میں رونما ہونے والے حالات نے ان الفاظ کی ہوبہو تصدیق کی۔ اسلئے وہ اہم تقریر آج حضرت مولانا کے چودھویں بار بھٹکل آمد کے موقعہ پر افادہ عام کی خاطر دوبارہ شائع کی جارہی ہے۔

والسلام

ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل

۱۴/ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۳/ مارچ ۱۹۹۹ء

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

میرے دوستو بھائیو اور بزرگو! ہم کو اور آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں ماں باپ سے بڑھکر کسی کی محبت اور شفقت نہیں، ماں کی مامتا دنیا میں ضرب المثل ہے، اگر کوئی عورت، اگر کوئی انسانی ہستی، اگر دنیا کی کوئی بھی مخلوق ماں کی محبت سے بڑھکر دعویٰ کرے تو سب اس کو جھوٹا کہتے ہیں، جھوٹا سمجھتے ہیں اور اس پر اعتماد نہیں کرتے، اور اسکو بناوٹ، نفاق، اور جھوٹا دعویٰ سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بچے کی محبت ماں کے دل میں ڈال دی ہے جب سے یہ نظام عالم قائم ہے۔ یہ محبت رہی ہے، اس نظام عالم میں جسمانی پرورش کا نظام ایک خاص اسٹیج پر چل رہا ہے، اگر ماں کے دل میں بچے کی محبت نہ ہو تو بچے کی پرورش بہت مشکل ہے، چنانچہ جو بچے اپنی ماؤں سے محروم رہتے ہیں، کسی وجہ سے ان کی پرورش کیلئے بہتر سے بہتر سامان کیا جائے لیکن وہ قدرتی، وہ بے تکلف، وہ خدائی محبت اور مامتا کا جوش، اور فکر اور درد جو ماں کے دل

www.abulhasanalinadwi.org

میں ہوتا ہے،وہ پیدا نہیں ہوتا،وہ بچے اس دولت سے محروم رہ جاتے ہیں،اس طرح سے باپ کی شفقت بھی، بالکل قدرتی بات ہے،اللہ تعالیٰ نے باپ کے دل میں بھی محبت وشفقت کا مادہ رکھا ہے،اور کیوں نہ ہو اولاد اسکے جسم کا ٹکڑا بلکہ اس کے دل ہی کا ٹکڑا ہے،اسلئے جسے اپنے آپ سے محبت ہوتی ہے اسے اپنی اولاد سے بھی محبت ہوتی ہے۔ سوائے اس کے کہ فطرت مسخ ہوجائے،انسان کی زندگی میں کوئی ایسی بات ہوجائے اور کوئی ایسا عنصر شامل ہوجائے،جس سے فطرت متاثر ہو،لیکن ماں اور باپ اپنے علم کے مطابق،اپنے تجربے کے مطابق اپنی سمجھ کے مطابق،بچے کے لئے بھلائی چاہتے ہیں،اسکو تعلیم دینا چاہتے ہیں،اس کی تربیت کرنا چاہتے ہیں،اسمیں اچھے اخلاق پیدا کرنا چاہتے ہیں،اور بری باتوں سے،بری صحبت سے،بچے کو بچانا چاہتے ہیں،

## مخلوق کے ساتھ انبیاء کی غیر معمولی شفقت

لیکن کبھی کبھی ماں کی محبت اندھی ہوتی ہے،کہتے ہیں کہ محبت اندھی ہوتی ہے،اور ماں کی محبت تو بہت اندھی ہوتی ہے۔ وہ اندھا دھند کام کرتی ہے۔ اس کو فکر نہیں ہوتی کہ بچے کے حق میں یہ بات انجام کے لحاظ سے بہتر ہے،مفید ہے،یا مضر، بس ماما کا جوش ہوتا ہے،اسمیں اس کی آنکھیں بند ہوجاتی ہیں،وہ بالکل اندھی بن جاتی ہے۔ بعض اوقات بچے کو نقصان پہنچانے والی ضد پوری کرتی ہے۔ اس کی فرمائشیں پوری کرتی ہے۔ وہ مکتب میں جانا نہیں چاہتا تو اس کو روک لیتی ہے۔ سو بہانے کرتی ہے،بیمار بتلاتی ہے،اور اس طرح سے بچہ مکتب کی تعلیم سے محروم رہ جاتا ہے،اس طرح کی ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں ہیں،جس طریقے سے انسانی جسم کی پرورش کا نظام،اور ترقی کا نظام ماں اور باپ کی محبت پر چل رہا ہے،اسی طریقے سے

روحانی اور اخلاقی پرورش کا نظام،

اور سچ پوچھئے تو یہ پورا نظام عالم پیغمبروں کی محبت اور شفقت پر چل رہا ہے۔ ماں باپ میں جو لوگ ذرا سمجھدار ہوتے ہیں۔ جن کی نظر ذرا دور بین ہوتی ہے، جن کی انجام پر نظر ہوتی ہے، وہ بچے کی چھوٹی چھوٹی ضدیں پوری نہیں کرتے ان کے بے جا اصرار پورا نہیں کرتے، وہ بعض اوقات بچے کو رلاتے ہیں، بعض اوقات دکھ پہنچاتے ہیں، مگر جو چیز انجام کے لحاظ سے اس کے لئے بہتر ہوتی ہے وہ اسی کا انتظام کرتے ہیں، بچہ مدرسہ نہیں جانا چاہتا وہ اسے بھیجتے ہیں بچہ دوا نہیں پینا چاہتا پلاتے ہیں، بچہ آپریشن نہیں کرانا چاہتا کراتے ہیں نشگاف نہیں دلانا چاہتا دلاتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر محبت کرنے والا بچے کے لئے کون ہو سکتا ہے، لیکن وہی اسکو پکڑتے ہیں، وہی آپریشن کرواتے ہیں، یہی سب کچھ دنیا میں ہوتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی یہ مخلوق اور انسانوں کی یہ نسل تعلیم سے، تربیت سے، اخلاق سے بلکہ انسانیت سے محروم رہ جائے۔ جس طریقے سے ہمارا یہ جسمانی نظام چل رہا ہے اسی طرح سے روحانی، اور اخلاقی تربیت کا نظام پیغمبروں سے وابستہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی محبت، اور شفقت عطا فرمائی ہے کہ اس محبت اور شفقت کے سامنے ماں باپ کی محبت سچ پوچھئے تو گرد ہے، ماند ہے، ہم اندازہ نہیں کر سکتے کہ پیغمبروں کے دل میں اپنی امت کی کس درجہ محبت اور شفقت ہوتی ہے، وہ کس طرح سے ان کے دل کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں، ان کے پاؤں میں، ان کے تلوے میں کانٹا چبھتا ہے، انگلی میں ان کے جسم کے کسی حصے میں پھانس لگتی ہے، تو اس کی خلش وہ سارے جسم میں محسوس کرتے ہیں۔

اپنے امتی کے ساتھ ان کا کیسا تعلق ہوتا ہے، ان کا اندازہ کرنا ہمارے لئے مشکل ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، میں نے جو آپ کے سامنے آیت پڑھی آپ کو مسلمانوں کی حیثیت سے اور اگر اللہ تعالیٰ نے ہم کو علم دیا ہے، سیرت کا، آنحضرتؐ

www.abulhasanalinadwi.org

کے حالات سے ہم کو تھوڑی بہت واقفیت ہے تو ہم اس کے لفظ بلفظ نہیں، حرف بحرف نہیں بلکہ نقطہ بہ نقطہ تصدیق کریں گے۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الاھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

ایسا پیغمبر آیا ہے جو تمہیں میں سے ہے، اور اگر وہ ہم میں سے نہیں ہوتا تو اسکو ہمارے درد ودکھ کا احساس نہ ہوتا۔ ہماری مشکلات کو وہ نہ جانتا، اسے جانتا بھی تو اس مشکل میں شریک نہ ہوتا، انسان کا درد انسان محسوس کرتا ہے، بھائی کی تکلیف بھائی محسوس کرتا ہے، ایک گاؤں کے رہنے والے، ایک دوسرے کے دکھ درد کو جانتے ہیں، ایک گاؤں کے لوگ بعض اوقات ایک دوسرے کی مشکلات کو نہیں سمجھتے، ریاست صوبہ، ملک تو بڑی چیز ہیں، اور دنیا تو بعد میں بنتی ہے، ایک چھوٹے سے گاؤں کے لوگ بھی بسا اوقات ایک دوسرے کی مشکلات کو نہیں سمجھتے، تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا ہے، جو تم میں سے ہے، تمہاری جنس میں سے ہے، یعنی جس چیز سے تم ذرا سی بھی تکلیف ہو وہ اس کو شاق گذرتی ہے، وہ اس کو برداشت نہیں ہوتی، وہ اس کو کھل جاتی ہے، اس کی جان پر بن جاتی ہے، عزیز علیہ ماعنتم۔ جس سے تم کو ذرا سی بھی تکلیف ہو، تمہاری شفقت، تمہارے درد سے، تمہاری بے چینی سے وہ بے چین ہوتا ہے، حریص علیکم اسکو تمہاری بڑی فکر ہے، تمہاری دھن اس کو لگی ہوئی ہے، کہ تم اللہ کے مقبول بندے بن جاؤ، اللہ کی رحمت تم پر رہے، مغفرت رہے، اس کی تھوڑی سی غفلت سے تمہارا دامن کہیں خالی نہ ہو جائے۔ کفر کا کلمہ تمہارے حلق سے اترنے نہ پائے۔ انسان جہنم کے حلقے میں شامل نہ ہونے پائے۔ شیطان کے حلقے میں جانے نہ پائے، اور خدا کے دین کی خدمت چھوٹنے نہ پائے بس جو بھی انسان ہے وہ انہیں میں آجائے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جھولی میں آجائے بالمؤمنین رؤف

رحیم۔

ایمان والوں کے ساتھ نہایت شفقت کرنے والا، اور بہت مہربان ہے،
آنحضرتؐ کو اپنی امت کے ساتھ جو تعلق تھا فکر تھی جو درد تھا، اس کا آپ اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ وہ کس درجے کی تھی، بس یوں سمجھئے کہ جیسے ایک ماں کی ایک ہی اولاد ہو، ماں کا ایک چھوٹا بچہ ہو اکلوتا اور ساری زندگی کا سہارا۔۔۔ سارے گھر کا چراغ، اس ماں کو جیسے اپنے بچے کی فکر ہوتی ہے، اس کی ترقی سے خوشی ہوتی ہے، اس کی تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے، تو سمجھئے ایسا ہی تعلق ایک پیغمبر کو اپنی امت کے ساتھ ہوتا ہے، صحابہ کرام کے ساتھ آپ کا کیا تعلق تھا، یہاں تک کہ وہ لوگ جو مکہ کے رہنے والے تھے، ان میں سے بعض آپ کے عزیز تھے، اور بعض ان میں سے اہل شہر تھے، ہم وطن تھے، مگر بدر میں قیدیوں کی حیثیت سے جب وہ پیش ہوئے، تو نماز میں بھی آپ بے چین رہے، نماز سے آپ کو جو عشق تھا، نماز میں جو مزہ ملتا تھا، اور جو طمانیت ہوتی تھی، خدا کی طرف توجہ ہوتی تھی، اس کا اندازہ ہم آپ کر ہی نہیں سکتے۔

آپ فرماتے قرۃ عینی فی الصلوۃ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے، آپ بلالؓ سے فرماتے ہیں کہ اے بلالؓ!

بلالؓ آپ کے مؤذن تھے، دنیا کی باتیں ہو رہی تھیں، وہاں کیسی باتیں ہونگی اچھی باتوں کے سوا وہاں اور کیا ہو سکتا تھا، اسلام کی تبلیغ کی باتیں، اسلام کو پھیلانے کی تدبیریں، کوششیں، اور علم قرآن و حدیث، لیکن آپ کو حضور نماز کا جو مقام تھا، نماز سے جو تعلق تھا، آپ نماز کے لئے بے چین ہو کر بلالؓ سے کہتے ہیں۔ اے بلالؓ اذان کہہ کر ہم کو آرام دو، بہت انتظار کیا، اب انتظار نہیں ہوتا، بلالؓ خدا کے لئے اذان دو تاکہ ہم کو سکون حاصل ہو، تاکہ ہم کو آرام ملے، بس نماز سے آپ کا یہ تعلق تھا، آپؐ کہتے ہیں کہ میں کبھی کبھی نماز میں ہوتا اور پیچھے سے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی،

www.abulhasanalinadwi.org

دل تو چاہتا کہ نماز لمبی کروں، دل کھول کر قرآن شریف پڑھوں، اپنے خدا کے سامنے خشوع و خضوع کے ساتھ لمبے لمبے سجدے کروں، خوب اس سے باتیں کروں، خوب اس سے دعائیں کروں، اس کا نام لوں اچھی طرح سے اسکو پکاروں، راضی کروں اور مناؤں، لیکن اس بچے کی آواز میرے کان میں آتی ہے، اور میں سوچتا ہوں کہ اسکی ماں بھی نماز میں ہوگی۔ اس زمانے میں مسلمان عورتیں بھی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آتی تھیں، اور وہ زمانہ فتنہ فساد کا زمانہ نہیں تھا، خیر القرون کا زمانہ تھا، اس لئے عورتوں کو اجازت تھی کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ، اپنے باپ کے ساتھ، اپنی اولاد کے ساتھ وہ بھی اللہ کے گھر آئیں، اور نماز پڑھیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نماز میں ہوتا ہوں، اور میرا اسوقت ارادہ ہوتا ہے کہ اپنے خدا سے دل کھول کر مانگوں گا، دل کھول کر دعائیں مانگوں گا، دل کھول کر قرآن شریف پڑھونگا، اتنے میں کان میں ایک بچے کی رونے کی آواز آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ شاید اس کی ماں نماز میں ہو اور اس کا دل بے چین رہیگا، اس کا دل نماز میں نہ لگے گا، وہ اپنے بچے کو جلد لینا چاہے گی، اس وقت میں نماز مختصر کر دیتا ہوں۔

بھائیو! اس سے بڑھکر کیا تعلق ہو سکتا ہے، ہم کو نماز سے اس قسم کا تعلق کہاں ہے، جن لوگوں کو نماز سے تعلق ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کتنی بڑی قربانی ہے۔ یہ ہمارے رسول پاکؐ کی کتنی بڑی قربانی تھی، وہ نماز میں دنیا و آخرت سے بے خبر ہو جاتے تھے، آپ کو نماز میں بالکل یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ اپنے خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر رونے، مانگنے اور گڑگڑانے میں مصروف رہتے، اسمیں آپ ایک بچے کی آواز سے نماز کو مختصر کر دیتے تھے کیوں؟ اس لئے کہ اس کی ماں کو تکلیف نہ ہو، آپ کا اپنی امت کے ساتھ یہ حال تھا، آپ نے فرمایا اے مسلمانو! میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص نے

www.abulhasanalinadwi.org

الاؤ روشن کیا، بہت ہی تیز آگ جلائی، جیسے کہ جنگلوں میں آگ ہوتی ہے، لوگ اس کے چاروں طرف بیٹھ کر تاپتے ہیں، برسات کی راتوں میں آپ نے دیکھا ہوگا آگ کے پاس کیا ہوتا ہے، پروانے آکر گرتے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں آکر جمع ہوجاتے ہیں، آپ ایک بتی روشن کردیجئے بس کافی ہے، روشنی پھیلتے ہی خدا جانے کون ان کو خبر کردیتا ہے، وہ آتے ہیں امنڈ آتے ہیں، بادلوں کی طرح امنڈ آتے ہیں، وہ سب کے سب آگ میں آکر ٹوٹ پڑتے ہیں، تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی نے الاؤ روشن کیا اور پتنگے آکر اس پر گرنے لگے، اسی طرح سے تم جہنم کی آگ میں گرنا چاہتے ہو، اے انسانو! تم جہنم کی آگ میں دوزخ میں گرنا چاہتے ہو، اور میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر تم کو آگ سے ہٹاتا ہوں، یہ آپؐ کی اپنی امت کے ساتھ تعلق کا معاملہ ہے، امت کے ساتھ آپ کو الفت تھی، ایسی الفت کہ اللہ تعالیٰ کو قرآن مجید میں کہنا پڑا،

سورہ کہف میں آیا ہے فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔ کیا تم جان دیدوگے ان انسانوں کے پیچھے، کیا تم اپنا گلا گھونٹ لوگے، ان کے اسلام نہ لانے پر، ایمان نہ لانے پر، آپ کو یہ فکر تھی کہ آپ کی امت میں سے کوئی بھی جہنم میں نہ جانے پائے، سب جنت کے مستحق ہوجائیں، اور سب خدا کی رحمت کے مستحق ہوں، اور سب خدا کے مقبول بندے بن جائیں، آپ کا مقام تو بہت اونچا ہے، آپ کے غلاموں کا یہ حال تھا، آپ اپنے مشائخ، صوفیائے کرام، اور صحابہ کرام کی سوانح عمریاں پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں نے نبوت کی وراثت میں آپ کے صدقے میں وہ محبت اور شفقت انسانوں کے ساتھ بتائی، اپنے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ، ان لوگوں کا جو تعلق تھا، جو محبت و شفقت تھی، وہ گویا آنحضرتؐ کا صدقہ تھا۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ جو غلامانِ محمد میں سے تھے، ان کی سب سے بڑی معراج یہی ہے، ان کا یہ حال لکھا ہوا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے کہ ان کی مجلس ہو رہی تھی، اللہ اور رسول کی باتیں ہو رہی تھیں، لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے، آپ کے پاس جگہ ہی کہاں، وہ لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے نتیجہ یہ ہوا کہ جو سایہ کی جگہ تھی وہ بھر گئی، جو لوگ بعد میں آئے وہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے، آپ نے ایک مرتبہ تڑپ کر فرمایا کہ خدا کے لئے سایہ میں آجاؤ، دھوپ میں تم کھڑے ہو، اور میں جلا جارہا ہوں، یہ حالت تھی حضورؐ کے غلاموں کی، یہ آپ کے غلام تھے، آپ کے نام لیوا تھے، دوسروں کی تکلیف کا ان کو اتنا احساس ہوتا تھا کہ دوسرے دھوپ کھائیں اور تکلیف ان کو خود محسوس ہوتی تھی، وہ سوزش محسوس کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت نظام الدینؒ کا واقعہ ہے کہ حضرت سے کسی نے پوچھا کہ آپ کچھ کھاتے نہیں؟ وہ روزہ رکھتے تھے، انہوں نے عمر بھر روزہ رکھا سوائے بقر عید اور عید الفطر کے باقی ایام میں وہ روزہ سے رہتے تھے، اس لئے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے، سال بھر روزہ رکھا، لوگ حلوہ لاتے تھے دستر خوان بچھا ہوا رہتا تھا، افطار میں وہ کھاتے تھے اپنی پسند کے مطابق بعض مرتبہ دیکھا گیا کہ ہاتھ بڑھایا ہوا وہیں رہ گیا، اور دستر خوان اٹھ گیا، برائے نام کچھ کھالیا تو کھالیا، ایک نے پوچھا کہ آپ تناول کیوں نہیں فرماتے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ برائے نام ہی کھاتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ تم جو کچھ کھاتے ہو وہ میرے حلق میں جاتا ہے، مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ وہ میرے ہی حلق کے اندر جارہا ہے، اور ان کے ایک خادم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رات سحری لیکر آتے تھے ان کی ڈیوٹی تھی کہ پانی وغیرہ وضو کیلئے رکھ آئیں، اور وہ خوان بھی لے آئیں جو کچھ بچا رہتا وہ کھاتے تھے، وہ کہتے ہیں کہ سب لوگ کھاتے تھے اور حضرت روزہ رکھتے تھے یعنی یہ کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ پیٹ بھر کر کھاتے ہوں، برائے نام کھاتے تھے، وہ کچھ بہانے سے کھاتے تھے، یا جوں کا توں جیسا خوان میں لے

www.abulhasanalinadwi.org

گیا ویسا ہی واپس لایا، ایک دن میں نے حضرت سے رو کر کہا کہ حضرت! آپ بھی کچھ کھائیے نا، آخر کس طرح سے کام ہوگا، عمر شریف اسیؔ سے اوپر ہوتے آئی کھائیے بوڑھوں کی طاقت کھانے ہی سے ہوتی ہے، اب کھائے بغیر کام کیسے چلے گا، حضرت رو کر فرمانے لگے کہ میاں اقبال جو کچھ نام تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ کتنے اللہ کے بندے مسجدوں کے صحن میں بھوکے پڑے ہیں، کیا تم کو معلوم ہے کہ دلی کے مسافر خانوں میں کتنے مسافر ایسے ہیں جو نان جویں کے محتاج ہیں، ان کو کھانے کو نہیں ملتا، پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ میں سیر ہو کر کھاؤں، یہ غلامانِ محمدؐ کے چند واقعات ہیں جو میں نے سنائے، حضرت عبدالقادر جیلانیؒ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ، نظام الدین اولیاءؒ اور بڑے بڑے اولیاء کرام کے واقعات میں نے عرض کیا، یہ سب ان کا عمل تھا خادموں کے ساتھ، یہ سب نمونہ تھا، یہ صدقہ تھا، نمونہ کی یہ ایک جھلک ہے حضورؐ کی شفقت کی جو آپ کو اپنی امت کے ساتھ تھی، میرے دوستو اللہ کے سب پیغمبر اللہ کا سلام ہو ان پر سب نے اپنی اپنی امتوں سے محبت و شفقت کا برتاؤ کیا، حضرت محمدؐ ماں باپ کی محبت سے بڑھکر محبت لیکر آئے، آپ کو یہ فکر تھی، یہ حرص تھی، یہ دھن تھی کہ امت کا بیڑا پار ہو، اسکو نجات ہو، اس میں سے کوئی بھی جہنم میں نہ جانے پائے، ایک امتی ہلاک نہ ہونے پائے، یہ نظام عمل تھا حضورؐ کا، آپ نے انسانیت کے سامنے جو تاریخ رکھی، جو ہدایت کا راستہ بتایا، اس پر چل کر مسلمان ہمیشہ کامیاب ہونگے، دنیا میں بھی، آخرت میں بھی دنیا میں راحت ہوگی، آخرت میں جنت کے مزے لوٹیں گے، دنیا میں جنت کے جھونکے آئیں گے، اور جنت کی ہوا چلے گی، اولیاء کرام کا مقولہ ہے کہ خدا کی قسم ہم کو جنت کا مزہ آرہا ہے، اور بہت سے عارفوں کا کہنا ہے کہ اگر لوگوں کو خبر ہوجائے دنیا والوں کو کہ ہم کس جنت میں رہتے ہیں، اسی زندگی میں ہم کو جنت کا جو سکھ حاصل ہے، تو خدا کی قسم وہ لوگ ہم یہاں بیٹھنے نہ دیں گے، ہم

کو کام کرنے نہ دیں گے، وہ تلواروں کے ساتھ چلکر آ بیٹھیں گے، اور ہم کو اٹھا کر کے یہاں ہماری جگہ پر خود بیٹھ جائیں گے، ہم کو دنیا فاقہ کرتا ہوا دیکھتی ہے، یا پیٹ میں پتھر باندھے ہوئے دیکھتی ہے، چیتھڑے لگائے ہوئے، پیوند لگائے ہوئے دیکھتی ہے۔ ہم کو دنیا مال کے اعتبار سے، کھانے کے اعتبار سے بہت بے مایہ اور بہت فقیر دیکھتی ہے، لیکن ہم تو یہاں جنت کا مزہ لوٹ رہے ہیں، ہم کو جو یقین اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا، جو راحت ہم کو بخشی، جو ہمارے دل میں استغنار کھا، دل میں سے ہر خوف کو نکال دیا امید ختم کردی، نہ کسی سے امید، نہ کسی سے خوف، لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون، کہ ہم کو جنت کا مزہ آرہا ہے، جنت کی تعریف کیا ہے، وہاں نہ خوف ہو گا، نہ مصیبت کی فکر ہوگی، نہ کئے ہوئے پر پچھتاوا، نہ پشیمانی نہ آئندہ کا غم ہو گا، یہ ان اولیاء کرام نے زندگی حاصل کی ہے،

## دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت

میرے دوستو! میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو راستہ ہم کو بتایا ہے، جو تعلیم آپ لیکر آئے، اور جو کتاب آپ لے کر آئے، اس پر چل کر ہم دین و دنیا دونوں جگہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں، ہم اس کے بغیر کتنی بڑی عقلمندی سے کام لیں، کتنے فلسفی ہوں، کچھ بھی ہوں نہ ہم اس دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں، اور نہ اس دنیا میں ہم کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے، آپ کی اطاعت ہی میں کامیابی ہے۔ آپ ہی کے راستے میں فوز و فلاح ہے، آپ ہی کے راستے میں سعادت ہے، آپ نے جو طریقہ بتایا ہے، اسی طریقے میں ہمارے لئے کامیابی اور نجات ہے، ہماری عقل ہم کو کیا سمجھاتی ہے؟ ہماری عقل ہم کو یہ سمجھاتی ہے کہ آج کے فلسفہ اور آج کل کے نظام میں آج کل کی تربیت میں ترقی ہے، ہمارا

www.abulhasanalinadwi.org

نفس ہم کو یہ طریقہ بتاتا ہے، یہ فلسفہ دنیا ہے علمی مسئلہ بنا دیتا ہے کہ کیسی دنیا اور کہاں دنیا کی فکر، کیا ملت کا مفاد، کیا ملت کے ارادے، کہاں کا مسلمانوں کا مسئلہ، دنیا کے مسلمانوں کا مسئلہ کہاں، ہندوستان کے مسلمانوں کا مسئلہ کہاں، کھاؤ پیو مست رہو، کماؤ زیادہ سے زیادہ، کماؤ اور اولاد کے لئے زیادہ سے زیادہ چھوڑ کر جاؤ، عمدہ مکانات اور بنگلے بناؤ، اور جائدادیں خریدو، باہر ممالک چلے جاؤ، کس فکر میں جڑے ہو تم؟ کہاں کا عقبیٰ کہاں کی آخرت، اور کہاں کے ملت کا مفاد، کہاں کے ملت کے مسائل، کہاں کے مسلمانوں کی فکر، اس جھنجھٹ میں اگر ہم پڑیں گے تو ہم سے نہ کھایا جائے گا، نہ پیا جائے گا، تپ دق کیوں مول لیتے ہو، Eat Drink & Bemerry کھاؤ پیو اور مست رہو، یہ جو یورپ کا فلسفہ Bemerry رہنے کا جو فلسفہ ہے، ہمارا نفس ہم کو یہ بتاتا ہے کہ ہمارا بڑا مسئلہ ہماری ذات کا مسئلہ ہے، قوم کا مسئلہ نہیں ہے۔ اجتماعیت کا مسئلہ اور ملت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ زید کا، بکر کا، اور عمر کا ہے، یہ جو اکائیاں ہیں، ملت کی ہر اکائی کا ہے، ہم کو تجربہ بتاتا ہے کہ اکائی دہائی کچھ نہیں، بس یہی دنیا ہے، یہی آخرت ہے، یہی اچھا ہے اور یہی برا ہے، اس کے نتیجے میں کھانے کو جو کچھ بھی مل جائے اور کھانے کو تو بہت کچھ مل جاتا ہے، پہننے کو تو بہت کچھ مل جاتا ہے، مگر یہ ہے جانور کی سی زندگی، بندر کی زندگی کیا ہے، گدھے کی زندگی کیا ہے، بھینس کی زندگی کیا ہے، کھالیا پی لیا اور اپنے بچوں تک کی بعض جانوروں کو فکر نہیں ہوتی، ایسا دکھایا گیا ہے کہ بچہ بھی اگر منہ مار رہا ہے تو ماں اس کے منہ سے لقمہ چھین رہی ہے، اسے کھانے نہیں دیتی، یہ ہے حیوانیت کا فلسفہ، یہ ہمارا نفس ہم کو بتاتا ہے۔

وزین لھم الشیطان ما کانوا یعملون ۔ شیطان ان کے اعمال کو آراستہ کر کے دکھاتا ہے، وہ بتاتا ہے کہ دوسروں کی فکر میں تم کیوں گھلے جارہے ہو، ہر

وقت لوگوں کے غم میں مبتلا رہتے ہو، یہ درد سر مرض اور یہ بیماری جس کو لگ گئی وہ گھلتا چلا جاتا ہے، اسکی ہڈی کو بھی گھلا دیتی ہے، یہ ہمارا نفس ہم کو بتاتا ہے، اور ہمارا نفس سمجھاتا ہے کہ کہاں کا مرنا اور کہاں کا جینا،

ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحییٰ۔ یہ سب کھیل ہے، یہی دنیا کی زندگی ہے، آج ہم زندہ ہیں کل مر جائیں گے، کہاں کے ملت کے مسائل، کہاں کی اجتماعیت، کہاں کے ملی مفاد، کیسی تعلیم و تربیت، اس ملک میں کیا ہو رہا ہے، کیا ہونے والا ہے، آنے والی نسلوں کا حال کیا ہوگا، ہم پر کیا ذمہ داری ہے، ہم پر صرف اتنی سی ذمہ داری ہے کہ بس کھالیں پی لیں، بچوں کو پڑھائیں، ان کو آگے بڑھائیں، ان کو ایک کامیاب انسان بنائیں، انکے مستقبل کا کیا ہوگا، اس ملک میں کیا ہونے والا ہے، مسلمانوں کا کیا ہونے والا ہے، اس فکر میں ہم کیوں پڑیں، یہ فلسفہ ہے نفس کا، نفسانیت کا، حیوانیت کا، انفرادیت کا، جو کوئی قوم اس فلسفہ میں مبتلا ہو جاتی ہے، اور نفسی نفسی میں پڑ جاتی ہے، اس کا نتیجہ کیا ہوگا، ایک چھوٹا سا کنبہ آج یہ کنبہ بھی مختصر ہو رہا ہے، اپنی ہی زندگی میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ کنبہ روز بروز مختصر ہو رہا ہے، پہلے چچازاد، تایازاد بھائی، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائیوں کا پورے کنبہ سے تعلق تھا، جب انسانیت کا تعلق تھا تو پوری برادری کے ساتھ تعلق تھا، گاؤں کا ہر بچہ اپنا بچہ معلوم ہوتا تھا، اور ہر آدمی اپنا بھائی معلوم ہوتا تھا، جب اس کے بعد مادیت کار فرما ہو گئی تو یہ بات آئی کہ اگر ایک محلے کے کسی بچے کو دوسرے محلے کے کسی بچے نے چھیڑ دیا تو بس بپھر گئے کہ ہمارے محلے کے بچوں کو مارنے کی ہمت کیسے ہوئی، کیسے مجال ہوئی، ہمارے محلے کے بچے کی طرف نظر اٹھا کر کیسے دیکھا، اب اس محلہ کے لوگ اس محلہ کے لوگ ایک دوسرے محلہ سے جرمن اور انگریزوں کی لڑائی کیطرح دونوں آمنے سامنے کھڑے ہو گئے، پھر محلہ میں لڑائی شروع ہو گئی، پہلے خاندان میں، سگے ماموں زاد

www.abulhasanalinadwi.org

بھائی، سگے خالہ زاد بھائی، سگے پھوپھی زاد بھائی جسے انگریزی میں Cousins کہتے ہیں کامعاملہ آیا، ان سے بھی لڑنے بھڑنے کے لئے تیار، اس طرح لڑائی ہوئی، چچازاد بھائی اور تایازاد بھائی آپس میں لڑنے لگے، اس کے بعد پھر وہ زمانہ آیا کہ بھائی بھائی کے درمیان لڑائی ہوئی، اسکے بعد وہ زمانہ آیا کہ سگے بھائی کی جگہ اپنے والاد سے لڑائی ہوئی، ہم اور آپ جس زمانہ سے گذر رہے ہیں، یہ زمانہ ہے اپنی اولاد کا، اگر ترقی کا حال یہی رہا ، اگر یہ رفتار یونہی جاری رہی، زندگی کا سفر یونہی جاری رہا تو آپ دیکھ لیجئے گا کہ باپ بیٹے کا بھی نہ ہوگا، باپ بیٹے سے چھین کر کھائے گا، ایسا دیکھنے میں بھی آیا ہے، قحط سالی کے موقعہ پر ایسا ہوا کرتا ہے کہ اپنے بچوں کو ماں باپ نے بھون کر کھالیا، بیچ کر کھالیا، یہ آخری حد ہے، جہالت کا اگر ایسا ہی غلبہ رہا تو وہ زمانہ آجائے گا کہ جبکہ لڑکے کے منھ سے نوالہ چھین کر آدمی کھائے گا، یہ حالت ہوتی ہے نفس پرستی کی، شکم پرستی کی سمٹتے سمٹتے تعلقات اپنی اولاد تک آگئے، اور یہ بھی ختم ہوجائیگی، اولاد بھی نہ رہے گی، پھر اپنا نفس اور اس میں ترقی جاری رہیگی، تو آپ دیکھئے گا کہ ہاتھ ہاتھ کے ساتھ تعاون نہیں کریگا، بلکہ یہ چاہے گا جیسا کہ کل جامعہ اسلامیہ کے بچوں نے تماشہ دکھایا کہ منھ سے پیسہ کو اٹھالیا، ہاتھ کہے گا کہ کھانا تو آپ کو ہے میں کیوں آپ کی مدد کروں، زمین پر لیٹ کر منھ کے ذریعہ کھائیے، جامعہ اسلامیہ کے بچے زمین پر لیٹ کر کے پیسہ کو اٹھا کر بھاگ گئے، ان بچوں نے جس طرح کرتب دکھایا تھا، یہ کرتب دکھائے گا کل کو انسان، ہاتھ مدد کو نہیں آئے گا، پاؤں کہے گا کہ میں کیوں چل کر کے جاؤں کھانا تو آپ کو ہے، مزہ تو آپ کو آئے گا، اور زبان وہاں تک جانے کیلئے کہے گی کہ ہم کیوں تھکیں آپ پیٹ کے بل رینگ کر کے کھائیے گا، اسی پیٹ کو آپ تکلیف دیجئے، پاؤں کیوں آئے اس کی مدد کیلئے جیسے سانپ رینگتا ہے جیسا کہ اور بہت سے جانور زمین پر رینگتے ہیں ویسے آپ جاکر کھالیجئے منھ کو مزہ آئے گا پیٹ میں جائیگا یہ فلسفہ یہ بتاتا ہے

کہ دیکھو اس وقت دنیا کی حالت کیا ہوتی ہے، جہنم سے بدتر ہو جاتی ہے کسی کو فکر نہیں ہوتی، یہ سمجھ لیجئے چوہے بندر اور بیل کی طرح منہ مارنے لگیں گے کوئی کام نہیں ہو گا، ...... کوئی مسئلہ حل نہیں ہو گا، انصاف اور بے انصافی کے الفاظ بے معنی ہو جاتے ہیں کوئی کسی کا حق تسلیم نہیں کرتا، ایثار و قربانی دن بدن ایک حصہ پارینہ اور ایک داستان بن کر رہ جاتے ہیں۔ کہاں کا انصاف اور کہاں کی بے انصافی اور کہاں کی قربانی یہ باتیں پرانے زمانے کی کہاوتیں بن جاتی ہیں۔ اللہ کے پیغمبر ہم کو اس کے خلاف ایک نظامِ زندگی دیتے ہیں اور ہم کو زندگی گذارنے کا طریقہ بتاتے ہیں یہ بھی کیا زندگی ہے کھالیا، پی لیا، پیٹ بھر لیا، یہ بھی کوئی زندگی ہے؟ لعنت ہو ایسی زندگی پر جانور کی زندگی پر بکرے کی زندگی پر لیکن انسان کی زندگی پر خدا کی رحمت ہو۔ وہ کیا آدمی ہے جس کے دل میں انسان کا درد نہ ہو، اپنے اور اپنے بچوں کا پیٹ بھرنے کی فکر نہ ہو دنیا میں کیا ہو رہا ہے کسی دوسرے کا پیٹ بھر رہا ہے کہ نہیں وہ یہ نہیں دیکھتا۔

## پیغمبروں کی میراث

پیغمبر جو زندگی بسر کرتے ہیں اس زندگی کے لئے شریعت آئی ہے اس زندگی کے لئے قرآن اترا ہے، خدا کے بندوں نے کوشش کی ہے کہ تعاون کی، ہمدردی کی، محبت کی، ایثار و قربانی کی زندگی عام ہو انسان بندر نہ بنے، انسان گدھا نہ بنے، بس یہی فکر نہ کرے کہ اس کو جو کھانا مقرر ہے جتنا دودھ مقرر ہے جتنا چارہ مقرر ہے وہ اس کو ملجائے بلکہ اس کو یہ فکر ہو کہ میرے ہم جنس میرے جیسے انسان ہیں جن کو کھانے کو نہیں ملا ہے ان کو بھی کھلاؤں اور وہ اسی میں خوشی محسوس کرتے ہیں وہ دوسروں کو کھلا کر کھاتے ہیں۔ رکھ کر کے انہیں آرام نہیں ملتا، یہ ہے پیغمبروں کی میراث اس کے لئے پیغمبروں نے کوشش کی ہے پھر اس کے لئے لڑے کہ انسانوں میں درد عام ہو

www.abulhasanalinadwi.org

انسانوں میں یہ کیفیت عام ہو۔۔ صحابہؓ کے واقعات آپ نے سنے ہوں گے ایک زخمی صحابیؓ کے پاس پانی کا پیالہ لیکر گئے تو انہوں نے کہا "کہ میں نے ابھی کراہ سنی تھی دوسرے زخمی بھائی کی آپ پہلے ان کو پانی پلا دیجئے" دوسرے نے کہا "تیسرے زخمی بھائی کی کراہ سنی تھی"۔ اس کے پاس پانی لے گئے تو اس نے کہا "چوتھے بھائی کی کراہ سنی تھی" آخر میں جب پانی لے جایا گیا تو سب کے سب انتقال فرما گئے تھے۔ یہ ہے انسانیت کی میراث، انسانیت کی عظمت کا راز، انسانیت کی اشرافیت کا راز، اس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور اس کے لئے یہ امت کھڑی کی گئی ہے، اگر یہ امت بھی اس نفسی نفسی کے اصول پر چلا جائے، اگر نفس شیطان کی پیروی میں آگے بڑھ جائے، حقیقت کو حقیقت نہ سمجھے اور اس کا انکار کردے اور یہ سمجھے کہ سوائے کھانے پینے کے اور کوئی کام نہیں ہے، تو سمجھئے کہ یہ امت مرگئی کوئی خصوصیت اس کی باقی نہیں رہی، پیغمبروں نے فرمایا کہ اپنے میں مگن رہنا اور اپنے میں مست رہنا یہ ہلاکت ہے، جب صحابہ کرامؓ کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہم نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے اپنے کاروبار کو تج دیا ہے۔ ہم سب کو بھول گئے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگئے ہم نے اسلام کی خدمت کی ہماری کوٹھیاں اجڑ گئیں، ہمارے کھیت برباد ہوگئے، ہماری تجارتوں کا دیوالیہ نکل گیا، اب کچھ دنوں کے لئے ہم اپنے ذاتی کاروبار کو دیکھ لیں اس کے بعد پھر اسلام کی خدمت میں لگ جائیں گے۔ وہ جب اسطرح سے سوچنے لگے تو اسی وقت خطرے کی گھنٹی بجی یہی وجہ ہے کہ ان کو فوراً تنبیہ دی گئی کہ خبردار یہ کیا خیال تمہارے دل میں آگیا ہے یہ خیال پیدا کیسے ہوا خبردار ایسا خیال نہ کرنا، یہ زہر کا پیالہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اپنے منہ سے نہ لگا لینا، ان کو یاد دلایا گیا کہ جاؤ پھر اس خیال خام سے باز آجاؤ ورنہ تمہارا کام تمام ہوجائے گا۔۔۔۔۔

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔ یہ تمہارے حق میں سم قاتل ہے یہ زہر

www.abulhasanalinadwi.org

اگر تم نے پی لیا، تم کو اگر یہ خیال آجائے کہ تم اپنے کاموں کو کر لو تمہارے اندر یہ فکر رہے کہ تم امن سے رہو اور دین کے کام پس پشت ڈال دو تو یاد رکھو تم مرجاؤ گے تو کیا ہو گا، ملت نہیں بنے گی، والا تفعلوہ تکن فتنة فی الارض وفساد کبیر جہاں مسلمانوں کے درمیان ایک نیا رشتہ قائم کیا ایک نئی برادری بنالی۔ ان لا تفعلوہ اگر تم نے اپنے ملت کے کام سے کوتاہی کی اگر غفلت سے کام لیا اسلام کی برادری توڑ ڈالی تکن فتنة فی الارض وفساد کبیر تو دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو گا یہ انسانیت تاراج ہو جائیگی، خاک کا ایک تودا بن جائیگا دھول کا ایک ڈھیر ہو گا ساری ملت کو ایک سمجھو ساری ملت کے مفاد کے لئے ایثار وقربانی سے کام لو اسلام کی بنیاد پر ایک عالمگیر برادری بنالو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا حامی و مددگار بن جائے۔

صحابہ کرام کے ذہن میں جب یہ بات آئی کہ ذرا اپنے دنیاوی کاروبار کو دیکھ لیں تو اللہ گواہ ہے کہ دین کا تقاضہ فوراً ان کو سمجھایا گیا بتایا گیا کہ خبردار خبردار! یہ بہت ہلاکت انگیز خیال ہے۔ یہ ذاتی مسائل کو سوچنا اور ملت کے مسائل کو بھول جانا تمہارے حق میں سم قاتل ہے، اور صحابہ کرام نے حضورؐ کی زندگی اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں کیا کیا قربانیاں دیں کیا بتائیں، ان کو اپنا مال اپنی جان اپنا وقت اپنی اولاد اپنا گھر بار کسی کی پرواہ نہیں تھی، سب چھوڑ دیا سب خدا کے دین کو سونپ دیا اولاد کی پرواہ نہیں تھی، تجارت کی پرواہ نہیں تھی کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی، عمر بھر کی کمائی کی پرواہ نہیں تھی، یہاں تک کہ بچوں اور ماں باپ کی پرواہ نہیں تھی، صحابہ کرام نے اسلام کو جو طاقت بخشی وہ ہماری اتنی ناقدری اتنا ظلم اور جینے کی لالچ کے بعد بھی قائم ہے انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک قائم رہے گا۔

www.abulhasanalinadwi.org

# نفسی نفسی کا کاروبار چھوڑیئے .

میرے دوستو! میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ کے راستے سے بڑھکر کوئی صحیح راستہ ہو نہیں سکتا انہوں نے راستہ بتایا مسلمانوں کے پھیلنے پھولنے کا، تجارتیں کرنے کا اس راستے کو اختیار کیجئے۔ اور اس نفسی نفسی کے کاروبار کو چھوڑ دیجئے ۔۔۔۔۔ میری ذات، میرا کاروبار، میری اولاد، میرا مال، بس اسی کی فکر ہے، یہ حال ہے اس امت کا، بڑے سے بڑا مسئلہ کا پیش آتا ہے تعلیم کا مسئلہ ہے جس کو ہم یوپی میں حل کر رہے ہیں اس کے لئے میدان میں اتر آئے ہیں لیکن مسلمان سرمایہ دار اپنا پیسہ دبائے ہوئے ہے۔ اس نظام کو قائم کرنے کے لئے تھوڑے سے سرمایہ کی ضرورت ہے وہ بھی پورا نہیں ملتا، اسی طرح سے علیگڈھ کا مسئلہ ہے تعلیمی اداروں کا مسئلہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے پیسہ دیا ہے ایسے چار آدمی مل کر اس کو چلا سکتے ہیں لیکن یہ پیسہ دبائے ہوئے ہیں اپنی کمر مضبوط کسے ہوئے ہیں چاہے چمڑی چلی جائے دمڑی نہ جائے، لیکن جب وقت آتا ہے تو چمڑی جاتی ہے اور دمڑی بھی جاتی ہے وہ وقت آئے گا جب سزا ملے گی، جب امتیوں کو سزا ملتی ہے چمڑی تو کیا ہے دمڑی بھی چلی جاتی ہے، یہ دمڑی کس کے لئے جب دمڑی چلی جائے؟ یہ ایک عیب لگ گیا ہے مسلمانوں کو یہ ایک گھن لگ گیا ہے مسلمانوں کے اندر۔ سرمایہ کی کوئی کمی نہیں ہے ایک ایک جگہ کے مسلمان پورے ہندوستان کے مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔ آدھی نہیں تو چوتھائی ذمہ داری سنبھال سکتے ہیں۔ لیکن نہیں کرتے۔ بس مست ہیں مگن ہیں آپ دیکھئے مدراس میں دیکھئے کلکتہ میں دیکھئے آگرہ چلے جائیے۔ دلی چلے جائیے۔ مراد آباد میں دیکھئے مسلمانوں کا کاروبار ملے گا۔ بعض کاروبار تو ایسے ہیں جو خالص مسلمانوں ہی کے ہاتھوں میں ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

میں نہیں جانتا یہاں کونسی کونسی تجارت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے لیکن جب کسی ملی ادارے کیلئے کچھ مانگتے ہیں تو ایک جواب یہ ملتا ہے کہ "اپنا ہی پورا نہیں ہوتا" یہ جانتے ہیں کہ جب وقت آئیگا تو کوئی بہانہ نہیں چلے گا وہ آخری بہانہ کردیتے ہیں اگر ہماری ٹولی ان کے پاس جاتی ہے تو پوچھتے ہیں "کیوں آئے ہو"۔

تم نے جب زکوٰۃ ادا نہیں کی، تو خدا نے ہی تم پر یہ ٹیکس مسلط کیا جو قوم زکوٰۃ کو یعنے خدا کی مقرر کی ہوئی رقم کو روکتی ہے تو اس پر نئے نئے ٹیکس مسلط ہوجاتے ہیں جیسے کسی کو بیماری لگادی گھر میں بیوی بیمار ہے۔ بعض لوگوں سے پوچھا کہ اتنی بڑی آپ کی تنخواہ ہے وہ کیا ہوتی ہے وہ کہتے ہیں "صاحب دس برس سے جو بیماری آگئی ہے وہ جانے کا نام نہیں لیتی روزانہ ڈاکٹروں کو بلانا پڑتا ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا بورڈ بٹھانا پڑتا ہے اسکریننگ کرنا پڑتا ہے ایکسرے کرانا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ یورپ جاکر علاج کرنا پڑتا ہے "یہ مرض کھاتے پیتے لوگوں کو اللہ نے لگا دیا ہے، کسی کو کوئی خبط ہوگیا ہے۔ جس کو Hobby کہتے ہیں غرض یہ کہ بھلے راستے پر خرچ کرنے سے اگر ہاتھ روکو گے تو دوسرے راستوں پر خرچ کرکے نہ تم کو فائدہ نہ ملت کو فائدہ، نہ اسلام کو فائدہ نہ انسانیت کو فائدہ ان راستوں پر تمہارا پیسہ نکلنا شروع ہوجائے گا یہ ہے ہلاکت کا سامان،

ایک بیماری یہ ہے کہ مسلمانوں کا سرمایہ ان کو عزیز ہوگیا ہے اور ملت کے مسائل کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ صحابہ کرام کا معاملہ جدا تھا ان کو پیسہ کی کوئی پرواہ نہیں تھی صحابہ کرام کو ملت کے مسائل کے سامنے پیسہ عزیز نہیں تھا گھر میں جھاڑو دیکر آتے تھے وہ لوگ۔ صحابہ کے کئی ایک واقعات آپ لوگوں کو یاد ہونگے پھر بھی ایک واقعہ تم کو بتاتا ہوں جو تم کو معلوم ہے پوچھا رسول اللہؐ نے "اے ابوبکرؓ تم نے گھر میں کیا چھوڑا" انہوں نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑا"

www.abulhasanalinadwi.org

یہ حالت تھی صحابہ کرام کی لیکن ہمارا نفس ہم کو یہ کہتا ہے کہ یہ ایثار کا راستہ زندگی کا راستہ نہیں ہے بلکہ ہلاکت کا راستہ ہے۔ ہمارا نفس کہتا ہے کہ پیسہ بچائے رکھنا ترقی کرنے کا راستہ ہے لیکن پیغمبر کہتے ہیں کہ یہ ہلاکت کا راستہ ہے ان کی بات سچی نکلتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہم تباہ ہوتے جارہے ہیں۔ اتنے بہت سے قارون ہماری قوم میں ہیں اور ہر گاؤں میں چار چار پانچ پانچ قارون بنے ہوئے ہیں لیکن ہماری ملت کی کیا حالت ہے، ہماری ملت کی عزت کیا رہ گئی ہے، ہماری ملت دو کوڑی کی ہو کر رہ گئی ہے۔ جہاں چاہو فساد کرادو مسلمانوں کی عزت ہوتی رعب ہوتا ہمارا کیریکٹر ہوتا ہم کیریکٹر کے لوگ ہوتے ایثار کرنے والے ہوتے روپے پیسے جھونک دینے والے ہوتے ..... تو کس کی مجال تھی کہ جہاں چاہے بس ایک جھنڈی لے کر چلا جائے یا دیا سلائی (میچس) لیکر آگ لگاتا چلا جائے۔ ہمارے گھروں کو کیا مجال تھی کسی کی کہ کوئی فساد کرا سکتا ملت بے عزت ہو گئی ہے بے آبرو ہو گئی ہے، بے وقعت ہو کر رہ گئی ہے، ملت کی جان جان نہیں رہی، ملت کی عزت عزت نہیں رہی ملت کی زندگی زندگی نہیں رہی، ملت کی آبرو آبرو نہیں رہی جو آبرو باختہ جو اباش جہاں چاہے فساد کرادے۔ کیا مجال تھی اگر آپ میں آبرو ہوتی، آپ میں ایثار کا مادہ ہوتا اگر آپ میں پیسہ خرچ کرنے کا مادہ ہوتا اگر آپ سینہ سپر ہو جاتے ملت کیلئے، اگر آپ یہ ثابت کر دیتے کہ آپ ایک مستحکم ملت ہیں اگر آپ کو پیسے سے عشق نہ ہوتا، اگر آپ کے اندر قارون نہیں ہوتے تو کیا ملت اتنی بے آبرو ہوتی؟ کیا کسی کو ہمت ہوتی کہ کہیں فساد کرائے، کل کس کی ہمت ہوگی کہ فساد کرائے، یہ اقلیت کا مسئلہ کوئی مسئلہ نہیں ہے باعزت ملتوں کے لئے باعزت قوموں کے لئے، غیرت مند قوموں کے لئے اقلیت اور اکثریت کا سوال نہیں ہوتا۔ آج پارسی کو مار کر دیکھئے، آج اینگلو انڈین کو مار کر دیکھئے، آج کسی سکھ کو پوچھ کر کے دیکھئے کہنے کو یہ اقلیت ہیں پنجاب بنالیا انہوں نے

اپنی ایثار کی بدولت ایک صوبہ بنالیا ایک لسانی صوبہ بنالیا اور آپ اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتے کس دن آپ کا یہ سرمایہ کام آئے گا کیا آپ یہ دیکھکر کہ اتنی بڑی فرم اتنی جگہ، اور یہ آپ کی چار جگہ دکانیں ہیں یہ دیکھ دیکھ کر آپ بھول رہے ہیں اگر ان چیزوں سے اسلام کا فائدہ ہوتا ملت کا فائدہ ہوتا تو ہم سے زیادہ خوش ہونے والا کوئی نہیں تھا اب کیا ہم پر رعب جماتے ہو کہ اتنے بڑے سرمایہ دار ہو تجارت دور دور پھیلا رہے ہو اگر ملت کیلئے یہ سرمایہ دار بے حس نہ ہوتے بے غیرت نہ ہوتے، کم ہمت نہ ہوتے پست ہمت نہ ہوتے تو آج یہ ملت اتنی ذلیل نہ ہوتی۔

## فسادات کا اصل علاج

آپ فساد کا ہم سے علاج پوچھتے ہیں فساد کا علاج یہ ہے کہ اپنے پیسہ کو اپنا پیسہ نہ سمجھئے۔فساد کا علاج فرقہ وارانہ فساد کا علاج یہ کہ جو زبان آپ کے خلاف چلے اس کو پکڑ لینے کی آپ میں طاقت ہو،فساد کا علاج یہ ہے کہ آپ کے خلاف جو ہاتھ بڑھے اس ہاتھ کو پکڑنے کی ہمت آپ کے اندر ہو، کیونکہ یہ ہاتھ مسلمانوں کے خلاف اٹھ رہا ہے؟ اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو آپ نہیں بچ سکیں گے۔یہ تعاون کا زمانہ ہے ایثار کے ذریعہ پیسہ خرچ کر کے اپنی ملت کو مضبوط بنانے کا۔

بہت افسوس ہے اور بہت درد کے ساتھ مجھے یہ باتیں کہنی پڑ رہی ہیں آپ سے میں نے یہ باتیں کانپور میں کہیں یہ باتیں رنگون میں کہیں میں رنگون ۱۹۶۰ء میں گیا تھا جب میں کالیکٹ آیا اور آپ بھائیوں سے ملا تو رنگون ہو کر آیا تھا، میں نے رنگون میں کہا کہ "میں صاحب کشف نہیں، میں صاحب الہام نہیں ہوں میں ایک بہت ہی گناہ گار انسان ہوں خدا نے جس سے سچ بات کہلوائے میں نے ان سے کہا وہ لکھ پتی لوگ تھے دعوتیں کرتے تھے استقبال کرتے تھے ہم سے بڑی محبت کرتے

www.abulhasanalinadwi.org

تھے میں نے دیکھا کہ ان میں یہ روگ ہے میں نے کہا" اگر تم تبلیغ میں نہ نکلے، راہ خدا میں نہ نکلے اگر تم نے اپنے مال میں سے خدا کا حصہ نہ دیا، ملت کے مسائل ملت کے مفاد کیلئے پیسہ نہ دیا تو یاد رکھو تمہاری دو کانوں پر سیل پڑے گی اور تمہارے مل ضبط کرلئے جائیں گے اور تمہارا تھوڑا گذارہ لگا دیا جائے گا اگر دین کے تقاضے پورے نہیں کئے تو خدا تم پر عذاب مسلط کرے گا آپ یقین مانئے میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں بالکل بھول گیا، جو کچھ وہاں کہہ کر آیا تھا اب آیا وہ زمانہ کہ قومی حکومت قائم ہوئی وہاں سے خط آتے تھے وہ خط کیا تھے وہ خط آنسو ہوتے تھے ان خطوں میں لکھا ہوا تھا کہ مولانا آپ نے جو باتیں ارشاد فرمائی تھیں ان کو سنکر ان کو بار بار پڑھکر برما کے مسلمان روتے ہیں جب میں وہاں تھا تو جب اعلان ہوتا کہ مولانا ابوالحسن علی کی تقریر فلاں اسٹریٹ میں ہوگی تو مجمع جمع ہوجاتا میری تقریریں چند اصحاب نے نقل کر کے بھیج دی ہیں اس کی چند سطریں پڑھ کر مجھے خود تعجب ہوا کہ میں نے کس حال میں یہ باتیں کہہ ڈالیں۔

میرے دوستو! میں آپ کو بدشگونی نہیں کرتا آپ کو اللہ حفاظت میں رکھے آپ کے مال کی حفاظت فرمائے آپ کو امن وامان میں رکھے لیکن یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے یہ طریقہ بڑا خطرناک طریقہ ہے۔

یاایها الذین امنوا استجیبو اللّٰه وللرسول اذا دعا کم لما یحییکم واعلموا ان اللّٰه یحول بین المرء وقلبه وانه الیه تحشرون واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خآصّة واعلموا ان اللّٰه شدید العقــاب۔

اے ایمان لانے والو! قبول کرو اللہ کی دعوت کو اور اس کی پکار کو جب وہ بلائے اس چیز کیلئے جو تم کو زندہ کردے۔

www.abulhasanalinadwi.org

یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل نہیں ہوتا لیکن ہماری حالت کیا ہے۔

جانتا ہوں ثواب طاعت وزہد پر طبعیت ادھر نہیں آتی۔ اور کبھی آتی بھی ہے تو موقع نہیں ذریعہ نہیں ہوتا۔

## بتان رنگ وبو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا

میں صاف کہتا ہوں بھٹکل کے مسلمانوں کو اللہ نے بہت کچھ دیا ہے وہ ملت کی فکر کریں ملت کی حفاظت کریں، یہ ٹکڑیاں، یہ لیّے بیّہ نوائط یہ ملت نہیں ہے سارے مسلمان ہندوستان کی فکر کریں اور جو مسلمانوں کے مسائل ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش کریں اور تبلیغ کی کوشش کریں اسمیں حصہ لیں اس کو مضبوط کریں اسکو پھیلائیں اور اپنے غیر مسلم دوستوں کو تعارف کرائیں اسلام کا پیغام پہونچائیں اپنی زندگی سے۔ ان کے دلوں کو جیتنے کی کوشش کریں اپنے اخلاق سے ان کے دل ودماغ پر اچھا اثر ڈالیں ان کو اپنے سے مانوس کریں نفرت اور عداوت ان کے دل سے دور کریں اگر یہ سب آپ لوگ کریں گے تو محفوظ رہیں گے ورنہ ایک بھٹکل کے مسلمان کیا ایک دکن کے مسلمان کیا ریاست میسور کے مسلمان کیا سارے ہندوستان کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے ایشیا کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جو اتنا بڑا زلزلہ آیا یہ کس بات کا نتیجہ تھا سرمایہ اور سرمایہ پرست بادشاہ جن کو خدا نے سب کچھ دیا تھا وہ نفس پرست تھے وہ ایثار نہیں جانتے تھے جفا کشی بھول چکے تھے سادہ زندگی کے خواب بھی نہیں دیکھ سکتے تھے Air Condition ایر کنڈیشن میں رہنا Television ٹیلیویژن سے ہر وقت راز ونیاز یہ ان کی زندگی کا طور طریقہ پچیس لاکھ یہودیوں نے جو مٹھی بھر تھے سارے عربوں کو یعنی دس کروڑ عربوں کو ذلیل کر کے

رکھ دیا اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو ذلیل کردیا یہ اسی امارت کی محبت کا نتیجہ ہے۔
حدیث شریف میں آتا ہے کہ " ایک زمانہ آئے گا تم پر دہن مسلط کر دیا جائے گا
کمزوری مسلط کر دی جائیگی صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ دہن کس کو کہتے ہیں
رسول اللہؐ نے فرمایا زندگی سے محبت اور موت سے نفرت دوستو! یہی تو اب ہو رہا
ہے یہی تو ہے آج کے مسلمانوں کا مرض۔ یاد رکھئے کہ کسی قوم میں خالی بڑے بڑے
تاجروں لکھ پتیوں اور کروڑ پتیوں کا ہونا بالکل ناکافی نہیں ہو گا اور تم جانتے ہو کہ جب
اس قوم پر کوئی خطرہ کوئی مصیبت آتی ہے تو یہی طبقہ اس کا نشانہ بنتا ہے تاک تاک
کر وہ نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔

## خدا کی نصرت کا استحقاق پیدا کریں

اللہ تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے قیامت تک محفوظ رکھے دل سے کہتا ہوں
خدانخواستہ کوئی برا وقت آیا تو آپ کا یہ سرمایہ دھن دولت کام نہ آئے گی۔ یہ پنجاب
میں کام نہیں آیا جبلپور اور جمشید پور میں کام نہیں آیا۔ رڑکیلا کے فساد کے کچھ دن بعد
میں نے جا کر دیکھا وہاں مسلمانوں میں بڑے بڑے ٹھیکیدار تھے جن کے لاکھوں
روپے کے ٹھیکے تھے معلوم ہوا کہ فسادیوں نے ان کے روپیوں پر ہاتھ صاف کیا سب
سے پہلے ان کی جلی ہوئی موٹریں میں نے دیکھیں ان کے بنگلوں کے سامنے۔ ان کی جلی
ہوئی کوٹھیاں میں نے اپنے آنکھوں سے دیکھیں جھونپڑیوں میں رہنے والے یہ غریب
تو بچ جائیں گے ان کو مار کر کے کوئی کیا لے گا کسی کا کیا بھریگا مجھے ڈر ہے آپ لوگوں
کا اگر ملت مضبوط نہیں ہے اگر ملت کے مسائل حل نہیں ہوتے ملت کے ادارے
ٹھیک سے نہیں چلتے آپ نے مسلمانوں کو اپنے سینے سے نہیں لگایا اگر آپ
مسلمانوں کو ہمدرد نہیں بنایا تو وہ آپ کے کس طرح شریک ہوسکتے اور آپ کے

ساتھ ہمدردی کیسے کرسکتے ہیں۔ آپ نے ان کے دلوں کو نہیں جیتا تو وہ آپ سے کیسے محبت کرتے دیکھئے آپ کی حفاظت کرنے والی پولس نہیں ہے آپ کی حفاظت کرنے والے ہوم گارڈز نہیں ہیں۔ آپ کی حفاظت کرنے والی فوج نہیں ہے۔ ان تینوں نے مل کر رانچی کے مسلمانوں کو قتل کیا اور انہوں نے ہی وہاں فساد کرایا اور کیا آپ کی حفاظت کرنے والا آپ کا خدا ہے آپ کی حفاظت کرنے والا آپ کے اعمال ہیں آپ کی حفاظت کرنے والا آپ کا جذبہ ایثار ہے آپ کی حفاظت کرنے والی وہ دولت ہے حلال کمائی کی جو آپ پھیلادیں اپنا فدائی بنالیں اپنے اندر خدا کی نصرت کا استحقاق پیدا کرلیں تو آپ کی حفاظت ہوگی۔

## زخمی دلوں پر مرہم رکھئے!

میرے دوستو! میں آپ کا مہمان ہوں، مجھے اتنی تیز تقریر نہیں کرنی چاہئے مگر میں کیا کروں میں تو آپ کی ہمدردی اور محبت میں یہ باتیں کہہ رہا ہوں اسی بات کو میں آپ سے ہمدردی سمجھتا ہوں، آپ اپنی حفاظت کا سامان کیجئے۔ آپ کی دو کانیں، فرمیں، یہ بینک کے حسابات یہ سب سے زیادہ کمزور چیزیں ہیں دنیا پہلے تو انہیں چیزوں پر آنا چاہتی ہے۔ سب سے پہلے زکوٰۃ نکالئے پھر سوچئے خیرات کیجئے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کیجئے لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھئے تاکہ ان کی دعائیں آپ کے شریکِ حال رہیں۔ کسی نے سلطان نورالدین زنگی سے کہا "آپ تو اپنی دولت اتنی زیادہ غریبوں پر خرچ کرتے ہیں بیواؤں مسکینوں اور یتیموں اور بوڑھے مسافروں اور درویشوں پر اتنا زیادہ خرچ کرتے ہیں جب لڑائی ہوگی تو یہ چیز کس کام آئیگی۔" سلطان نے کہا "بھائی کام تو انہیں لوگوں کی دعاؤں سے ہوگا اور مجھے تو انہیں کی دعاؤں کا آسرا ہے۔ ان کی دعاؤں سے دشمنوں کے کلیجے چھلنی ہوجائیں گے" چنانچہ ایسا ہی ہوا

www.abulhasanalinadwi.org

ان لوگوں کی دعاؤں سے نورالدین کو فتح نصیب ہوئی۔

میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں میں چلا جاؤں گا یہاں سے اور خدا کے فضل سے کسی ادارے کیلئے چندہ لینے نہیں آیا ہوں اور یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ بھی اس کے لئے نہیں آؤں گا۔ اس مسئلہ کے لئے مسلمانوں کے لئے اور اپنے لئے آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ خدارا اپنے آپ کو پہچانئے ؎

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہ بنتا نہ بن اپنا تو بن

## حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آذری

اپنے مسائل کو حل کرو اپنے اداروں کو چلاؤ اپنے اوقات کو اللہ کی راہ میں نکالو اپنی جان کا اپنے کو مالک نہ سمجھو۔ خدا کے دین کا حصہ سب میں غالب رکھو، خدا کی راہ میں نکلو، خدا کی راہ میں خرچ کرو اور خدا کی راہ میں تکلیف اٹھاؤ، انشاء اللہ پھولو گے پھلو گے اور تمہارا علاقہ بھی انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ یہ میں اسلئے نہیں کہتا کہ مجھے کوئی کمیشن میرے اور منیری صاحب کے درمیان یا جامعہ والوں کے درمیان طے نہیں ہوا۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ میں نے تاریخ پڑھی ہے میں نے قرآن شریف پڑھا ہے۔ سارا قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے۔ حفاظت صرف خدا کی حفاظت ہے اور اس سے بڑھ کر قرآن شریف کہتا ہے کہ اچھے اعمال سے حفاظت ہوتی ہے۔ ان تنصر و اللّٰہ ینصر کم ویثبت اقدامکم ۔ اگر تم خدا کی مدد کرتے ہو تو خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدا ہی تمہارا بہترین انشورنس ہے۔ ان انشورنس کمپنیوں کی کیا حقیقت ہے کہ ان پر انشورنس کریں خدا کے یہاں اپنی فرموں کا اپنی جانوروں کا اپنی اولاد کا

www.abulhasanalinadwi.org

اپنے مال کا اپنی عزت کا انشورنس بنا دیجئے تاکہ کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے۔ اپنی جان کو قیمتی بنا دیجئے اور قیمت کیسے پیدا ہوتی ہے خدا کے دین کی نسبت سے پیدا ہوتی ہے۔ خدا سے تعلق پیدا کر لیجئے۔ جو ہاتھ بھی آپ کے خلاف بڑھے گا وہ کاٹ کر رکھ دیا جائے گا۔ آپ دیکھئے بادشاہ کی کسی چیز پر کوئی ہاتھ اٹھائے تو اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ یہ ساٹھ ستر روپئے کا سپاہی وہ پولس جو کھڑا ہے اس کو ذرا چھیڑ کر کے دیکھئے کیا ہوگا سرکار مشتعل ہو جائے گی آپ کے لئے اس کا پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے گا۔ یہ ڈاکیہ یہ پوسٹ مین جو آتا ہے اس کی تنخواہ ہی کیا ہے آپ میں سے ہر ایک ایسے دس پانچ ملازم رکھ سکتے ہیں اپنی دوکان میں۔ اس کا کپڑا پھاڑ لیجئے اس کی تھیلی چھین لیجئے پھر دیکھئے کیا ہوگا۔ یہ آن گورنمنٹ ڈیوٹی ہے۔ آپ بھی آن گورنمنٹ سروس بن جائیے آپ بھی اللہ کے فرض میں لگ جائیے اس کی خدمت میں لگ جائیے اس کے دین کی خدمت میں لگ جائیے۔ ایک زمانہ تھا کہ کسی خط پر (آن ہر میجسٹی سروس) لکھا ہوتا تھا تو یہ خط بڑا معزز ہوتا تھا جس میں یہ جملہ On His Majesty's Service لکھا ہوتا تھا تو یہ His Majesty's آپکے لئے کیا ہے خدا کے سوا کون اس کا مستحق ہے۔

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آذری

آپ شہنشاہ مطلق مالک الملک کی خدمت میں لگ جائیں گے تو دیکھئے آپ کی جان و مال سب کا تحفظ ہو جائے گا اگر عزت چاہتے ہو، اگر دولت چاہتے ہو تو اس کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں یہ راستہ مسلمانوں کو اس نے بتایا ہے جس کو مسلمانوں سے بے حد محبت تھی ہر چیز سے زیادہ محبت تھی یعنے رسول اللہؐ کی محبت۔

www.abulhasanalinadwi.org

## جان ومال کی قربانی سے ملت کی حفاظت

بس راستہ دو چیزوں پر منحصر ہے مال کا ایثار اور جان کا ایثار جان دینے کی ضرورت نہیں اپنے اوقات لگاؤ تبلیغ کرو خدا کے راستے میں پھرو اپنے اصول کی زندگی سے اترو کچھ تکلیف اٹھاؤ کچھ جفاکشی کا راستہ اختیار کرو اور ملت کے جو مسائل ہیں ان مسائل کو حل کرنے میں ہاتھ بٹاؤ جامعہ اسلامیہ کا اتنا بڑا منصوبہ ہے دس ہزار فلاں نے دیا، پانچ ہزار فلاں خاتون نے دیا، یہ ہزار دس ہزار کا کیا اعلان اس وقت تک ایک لاکھ کا اعلان ہونا چاہئے تھا یہ جامعہ جب بن جائے گا آپ رہیں یا نہ رہیں جامعہ رہے گا آپ کے بچے وہاں پڑھیں گے وہاں اسلام کے قیام کیلئے نظام بن رہا ہے یہ قلعہ اسلام کا قلعہ بن رہا ہے وہ قلعہ آپ سب کی حفاظت کرے گا۔

## زمانہ کی نبض کو پہچانئے

میرے دوستو! اور بھائیو! اپنی زندگی میں تبدیلی پیدا کرو خدا کے غصہ کو کھینچنے والی خواہ وہ حرام شئے ہو خواہ وہ حرام مشاغل ہوں ان سب کو چھوڑو توبہ کرو یہ بغاوت کی زندگی ختم کرو وفاداری اور فرماں برداری کی زندگی شروع کرو، ادخلوا فی السلم کافۃ انصاف پسندی پر عمل کرو پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یہ کشمکش کی زندگی چھوڑدو اور ایک مسلمان کی زندگی اختیار کرلو یہ دنیا فانی ہے یہ دنیا محدود ہے ہزاروں لوگ لگے ہوئے ہیں اس دنیا کو، آخرت کو یاد رکھو، موت کو یاد کرو، قبر کو ایک حقیقی منزل سمجھو اپنے سفر کی پہلی منزل اور حقیقی منزل سمجھو اس کی تیاری کرو اور روزانہ استغفار کی کثرت کرو یہ جو عذاب آرہے ہیں جو مصیبتیں مسلمانوں پر نازل ہو رہی ہیں ان کا علاج یہ ہے کہ وہ استغفار کی کثرت کریں ایثار سے کام لیں اپنے پیسے کو

www.abulhasanalinadwi.org

اپنی خواہشات کے پیچھے صرف نہ کریں بلکہ خدا اور رسول کے حکم کے مطابق مسلمانوں کے اور ملت کے کاموں میں صرف کریں ان کے دل کی دعائیں حاصل کریں نمازوں کی پابندی کریں قرآن شریف کو دیکھیں کہ اسمیں کیا لکھا ہے کیا حکم ہے اس کو اختیار کریں دین کا ضروری علم حاصل کریں اللہ سے لو لگائیں اور جہاں تک ہوسکے پاکبازی تقویٰ کی زندگی اور خدا ترسی اختیار کریں۔ اگر مسلمان تقویٰ کی زندگی اختیار کریں گے تو آسمان سے اللہ کی رحمتوں کی بارشیں ہونگی وہ بارشیں نہیں جو آپ کو پریشان کردیں۔ یہ دقت بے وقت کی بارشیں ہمارے اعمال کی سزائیں ہیں اس کا ایک ایک قطرہ ہمارے اعمال کی سزا ہے۔ دوستو میں یہی سچی بات آپ سے کہتا ہوں میں نے آپ کو قصے نہیں سنائے، قصے بہت کچھ سنا سکتا تھا اشعار پڑھ سکتا تھا آپ لوگوں کو خوش کرسکتا تھا لیکن میں نے قصداً ایسا نہیں کیا یاد رکھئے کہ اگر ہندوستان میں تم کو عزت کی زندگی گذارنا ہے ایمان کی زندگی گذارنا ہے اور اپنی نسلوں کو آئندہ ہندوستانی مسلمان رکھنا ہے اور آزادی کے ساتھ خدا کا نام لینا ہے اور اسلام کا کام کرنا ہے تو ایثار کرنا پڑے گا خلاف شرع کاروبار اور دین کے کام کیلئے چار پیسے!! جان لو اسطرح کسی کو عزت نہیں مل سکتی اس طرح خدا کی رحمت سے خدا نخواستہ آپ محروم ہونگے۔

پارسیوں کو جو عزت حاصل ہے وہ ٹاٹا اور ڈالمیا سے نہیں ملی۔ ان لوگوں کی ہمت اور ارادے کی بلندی اور مضبوطی سے ملی اور یہ روئی کی بنی ہوئی قوم جو کوئی صدمہ کوئی چوٹ برداشت نہ کرسکے کوئی سخت سست بات سن نہ سکے یہ قوم کیا اس ملک میں عزت پاسکتی ہے بالکل نہیں پاسکتی خالی نمائشی باتوں سے عزت نہیں ملا کرتی ایسی دینی مجلسیں منعقد کردینے سے اور کچھ یتیم خانے قائم کردینے سے عزت نہیں ملتی۔

www.abulhasanalinadwi.org

عزیزو! ملت کے تقاضوں کو سمجھو زمانہ تم سے کس بات کو چاہتا ہے ہندوستان کا رنگ کیا ہے اور کیا اشارہ کر رہا ہے زمانہ کس طرف اشارہ کر رہا ہے زمانے کی نبض کو پہچانو جہاں ایثار کی ضرورت ہو وہاں ایثار کرو جہاں وقت کی ضرورت ہو وہاں وقت کی قربانی کرو جہاں جم جانے کی ضرورت ہے وہاں جم جاؤ جہاں طرح دینے کی ضرورت ہے وہاں طرح دے جاؤ یہ نہیں کہ جمنے کی جگہ پر نرم ہو گئے اور نرم ہونے کی جگہ پر جم گئے لوہا بن گئے ملت کی جو قیادت جو موجود میں آئے تم اس کی بات کو مانو تم اس کے ساتھ تعاون کرو، پھر دیکھو تمہارا مقام ہندوستان میں محفوظ ہے۔

## عزت کے ساتھ جینے کا راستہ کیا ہے

اے بھٹکل کے باشندو! اے نوائط قوم کے چشم وچراغ تمہارے بزرگ یہاں کے لوگوں کے پاس اسلام کا پیغام لے کر آئے وہ تو بتیس دانتوں میں ایک زبان کی حیثیت رکھتے تھے کوئی ان کا ساز وسامان نہیں تھا، کوئی ان کا ساتھ دینے والا نہیں تھا اور ان کا کوئی دوست نہیں تھا لیکن ان کی باتوں کا وزن تھا اور تم ہو اور اتنی بڑی تمہاری تعداد ہے لیکن تمہارا کوئی وزن نہیں ہے تم یہاں قریب قریب پچاس فیصد ہو یہاں تمہاری کتنی تعلیم گاہیں ہونی چاہیے تھیں۔ تمہارا یہاں تہذیب کا قلعہ ہونا چاہیے تھا۔ روشنی کا ایک مینار ہونا چاہیے تھا، وہ اس سے بھی بہت زیادہ دور سے نظر آتا جو کہا جاتا ہے کہ یہاں ایک روشنی کا مینارہ ہے اللہ نے تم کو بہت کچھ دیا ہے میں نے تم کو کالیکٹ میں دیکھا ہے میں تم سے ناواقف نہیں ہوں میں نے تم کو مدراس میں دیکھا ہے اور میں نے تمہارے متعلق کولمبو کے بارے میں بھی سنا ہے اور ایسی ایک کاروباری قوم اور ملت کے مسائل کو حل کر کے نہ رکھ سکے کوئی عقل اس بات کو مان نہیں سکتی جو اتنا بڑا اس کا کوئی ملی ادارہ اور ملی مسئلہ ادھورا پڑا ہوا ہے کیا بات ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

کیا راز ہے، اس کا۔ ایک دن میں یہ مسئلہ حل ہو جانا چاہئے تمہارا نام یہاں ایک ضرب المثل ہونا چاہئے۔ تمہاری قومی زبان نوائطی زبان میں لٹریچر ہونا چاہئے واقعی جامعہ اسلامیہ ایک ایسا مرکزی ادارہ ہوتا جو دکن میں ایک بڑا ادارہ مانا جاتا تمہارے یہاں سے تم سارے دکن کو برابر غذا پہنچاتے۔ مسلمانوں کے اداروں کو اور جگہ کے مسلمانوں کے اداروں کو تم سے غذا ملتی وہ تو میں کہتا نہیں کم از کم اپنے ہی مقامی مسائل کو حل کرو اور مقامی ضروریات کو پورا کرو۔ یہاں ملت کا ایک مضبوط قلعہ تعمیر کرو۔ میں سمجھتا ہوں آپ میری بات کو سمجھ گئے ہونگے ہمارا دماغ ہمارا علم ہم کو غلط رہنمائی دے سکتا ہے ہم کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن خدا کے پیغمبر ہم کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ تو ہم کو جینے اور عزت پانے کا راستہ بتاتے ہیں اگر اس راستہ پر چلو گے تو عزت پاؤ گے پھلو گے پھولو گے تمہارا نام روشن ہو گا تمہارے خلاف آنکھ اٹھا کر بھی کوئی دیکھ نہ سکے گا۔ جو آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو وہ آنکھ نکال دی جائے گی جو انگلی تمہاری طرف اٹھے گی وہ قلم کر دی جائے گی اور تم خدا کے مسلسل حفاظت میں رہو گے ہاں اگر من مانی زندگی گذارو گے، نفس کے غلام بنو گے، محض اپنی اولاد کو دیکھو گے اور کسی کو نہیں دیکھو گے محض اپنی دو کانوں اور فرموں کو دیکھو گے جب ایسی حالت ہوگی تو یاد رکھو خدا کے یہاں تمہاری دو کوڑی کی بھی قیمت نہیں ہوگی ایک لہر تمہاری چیزوں کو بہا کر لے جائیگی۔ پتہ نہیں چلے گا کہ وہ سب کہاں چلا گیا پیسہ تم کو بچا نہیں سکتا دولت تم کو بچا نہیں سکتی۔ تم کو اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو اللہ سے وفاداری ہے اور ایثار و قربانی ہے میں تو کہہ کر چلا جاؤں گا مگر تم میں سے ہر شخص کے دل میں یہ بات امانت ہے وہ تمہارے دل کے اندر رہے گی تمہارے حافظے کے اندر رہے گی خدا نخواستہ کوئی ایسا وقت آجائے گا جبکہ تمہارے دل و دماغ پکار کر کہیں گے کہ کہنے والے کسی نے کہا تھا کہ نہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

میں صدق دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ آپ کی عزت رکھے آپ کو ترقی دے ہر خطرے سے ہر بری نظر سے محفوظ رکھے میں صرف یہی کہوں گا کہ بچاؤ کا راستہ صرف پیغمبروں کا بتایا ہوا راستہ ہے۔ ایثار کرو مال خیرات کرو ایثار کے ذریعہ اوقات کے ذریعہ اللہ کو خوش کرو اللہ کے دین کی مدد کرو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆

www.abulhasanalinadwi.org